45916 ـ سب گھر والوں كى جانب سے ايك ہى قربانى كافى ہے چاہے وہ ايك سو كى تعداد ميں ہوں

سوال

كيا سب گھر والوں كى جانب سے ايك ہى قربانى كافى ہے، چاہے ان كى تعداد زيادہ بھى ہو ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

سب گھر والوں كى جانب سے چاہے ان كى تعداد كتنى بھى زيادہ ہو ايك ہى قربانى كافى ہے.

عطاء بن يسار بيان كرتے ہيں كہ ميں نے ابو ايوب انصارى رضى اللہ تعالى عنہ سے دريافت كيا:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں قربانى كا كيا حساب تھا ؟

تو انہوں نے جواب ديا:

آدمى اپنى اور اپنے گھروالوں كى جانب سے ايك بكرى قربانى كرتا تو وہ بھى كھاتے اور دوسروں كو بھى كھلاتے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1505) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ترمذى ميں اسے صحيح كہا ہے.

تحفۃ الاحوذى ميں ہے:

" يہ حديث اس كى صريح نص اور دليل ہے كہ ايك بكرى آدمى اور اس كے گھروالوں كى جانب سے كافى ہے چاہے ان كى تعداد زيادہ ہى ہو، اور حق بھى يہى ہے.

حافظ ابن قيم رحمہ اللہ " زاد المعاد " ميں كہتے ہيں:

" اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ اور سنت ميں يہ بھى شامل ہے كہ ايك بكرى آدمى اور اس كے گھر والوں كى جانب سے كافى ہے چاہے ان كى تعداد كتنى بھى زيادہ ہو.

اور امام شوكانى " نيل الاوطار " ميں لكھتے ہيں:

" حق یہی ہے کہ ایك بکری ایك گھر والوں کی جانب سے کافی ہے چاہے ان کی تعداد سو یا اس بھی زیادہ ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ سنت سے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے " انتہی مختصرا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ثواب میں شراکت کی کوئی حصر نہیں ہے، دیکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری امت کی جانب سے قربانی کی، اور ایك شخص اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانب سے ایك ہی قربانی کرتا ہے چاہے ان کی تعداد ایك سو ہی کیوں نہ ہو " انتہی.

دیکھیں الشرح الممتع (5 / 275).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك خاندان بائیس افراد پر مشتمل ہے، اور آمدنی ایك ہی ہے، اور خرچ بھی ایك، اور وہ سب قربانی بھی ایك ہی کرتے ہیں، مجھے علم نہیں کہ آیا ان کے لیے یہ ایك قربانی کافی ہے یا کہ انہیں دو قربانیاں کرنا ہونگی؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر تو خاندان بڑا ہے اور اس کے افراد زیادہ ہیں اور وہ ایك ہی گھر میں سکونت پذیر ہوں تو ان سب کی جانب سے ایك ہی قربانی کافی ہے، اور اگر وہ ایك سے زیادہ کریں تو یہ افضل ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (11 / 408).

واللہ اعلم .